روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۶۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/ ۴۱ | جمعرات ۷ جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ، ۱۴ نبوت ۱۳۷۰ہش، ۱۴ نومبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ محض اللہ کی رضا کی خاطر دیا جاتا ہے

"ساری دنیا کی جماعتیں جانتی ہیں کہ چندہ دینے والا ہمیشہ محض اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھ کر چندہ دیتا ہے۔ نہ اس کا کوئی ذاتی مفاد اس کے پیش نظر ہوتا نہ اس جماعت کا مفاد اس کے پیش نظر ہوتا ہے جس جماعت کا وہ ممبر ہے۔۔ چندہ دیتے وقت اس کے واہمہ میں بھی یہ بات نہیں گذرتی کہ جو چندہ میں اس جماعت کے فرد کے طور پر دے رہا ہوں۔ بعد میں میری جماعت کو اس چندے میں سے کتنا حصہ ملے گا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک پیغام

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے سالانہ اجتماع ۱۹۹۱ء کے لئے چار دیواری کے اندر میگا فون کے استعمال کی مشروط اجازت ملنے پر سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل پیغام ارسال فرمایا تھا۔ (بعد ازاں میگا فون کی اجازت حکومت نے واپس لے لی تھی)۔ حضور کا پیغام احباب کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

لندن
۱۹۹۱/۱۰/۱۸
۱۳۷۰-۱۰-۱۸ ہش

پیارے عزیزان ممبران مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

۔۔۔۔۔۔۔

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کو محدود پیمانے پر چار دیواری کے اندر بعض شرائط کے ساتھ اجتماع کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ اس سے پہلے بھی ایک اسی قسم کی اجازت دی گئی تھی اور پھر منسوخ بھی کر دی گئی تھی جس کی وجہ سے خدام کے دل بہت مجروح ہوئے تھے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دفعہ حکام کو اپنے مؤقف پر قائم رہنے کی توفیق بخشے اور مخالفانہ دباؤ سے متأثر ہو کر انہیں اپنے فیصلوں کو بدلنے کی توفیق نہ ملے۔ اگرچہ یہ اجازت فی ذاتہٖ بنیادی انسانی حقوق کی بحالی کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ نہیں لیکن یقیناً ایک خوشکن امر ہے اور لائق تشکر ہے۔ گھٹے گھٹے سخت معاندانہ ماحول میں حکومت کے متعلقہ افسران کا اس حد تک بھی اجازت دے دینا ایک خوش آئند قدم ہے۔ خدا کرے اسی جہت سے حکومت کا حوصلہ بڑھتا رہے اور قیام عدل کی ذمہ داری کا احساس بیدار ہوتا رہے۔ جب تک کسی ملک میں عدل کی حکومت نہ ہو اس وقت تک اس ملک کے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ درحقیقت ہمارے پیارے وطن اور قوم کے تمام تر مسائل عدل کے فقدان کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں اور اسی ماحول میں پنپ رہے ہیں۔

عدل کا قیام ایک بہت ہی مشکل امر ہے خصوصاً ایسے حالات میں جبکہ رفتہ رفتہ سیاست اور اقتصادیات اور تہذیب و تمدّن اور باہمی انسانی تعلقات میں ایک لمبے عرصہ سے عدل ناپید ہوتا چلا جا رہا ہو اور قوم کے اکثر رہنما اس کے فقدان کا واویلا کر رہے ہوں۔ ایسے مشکل حالات میں ایک ایسی کمزور جماعت کے ساتھ عادلانہ سلوک ایک غیر معمولی جرأت و ہمت کا متقاضی ہے۔ ایک ایسی کمزور جماعت جس کی تائید میں آواز بلند کرنا بھی جرم سمجھا جائے اور جس کے حق میں سچی بات کہنے والے کو بھی سختی سے ہدفِ ملامت بنایا جائے۔

اس پہلو سے جن افسرانِ بالا نے بھی حوصلے کے ساتھ یہ منصفانہ قدم اٹھایا ہے وہ آپ کے شکریہ کے بھی محتاج ہیں اور دعا کے بھی حقدار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مزید حوصلہ عطا فرمائے انصاف کے معاملہ میں ان کے ہاتھ مضبوط کرے اور جرأت کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے صرف ہمارے معاملہ میں ہی نہیں بلکہ ہر فیصلہ طلب امر میں عدل کے اعلیٰ معیار پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خدام الاحمدیت کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی تربیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں۔ کچھ بیماریاں تو ایسی ہوتی ہیں جو انسان کے اندر سے طبعی کمزوریوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ انفرادی بیماریاں ہیں جو ہر شخص سے چمٹی ہوئی ہیں اور ان سے جدوجہد اور مقابلہ ایک زندگی بھر کا جہاد ہے۔ لیکن بعض اوقات باقاعدہ مکر اور منصوبے کے ذریعہ دشمنوں کی طرف سے بیماریاں پھیلانے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ یہی حال میں پاکستان میں احمدیت کے تعلق میں دیکھ رہا ہوں ربوہ میں بھی اور بعض دوسری جماعتوں میں بھی باقاعدہ ایسے فتنہ پرداز مقرر ہیں جو ٹولوں کی صورت میں اثم اور عدوان کے مخفی منصوبے بناتے ہیں اور اس طرح جماعت کے نوجوانوں میں شر پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں جس کے کئی طریق ہیں۔ کبھی لیڈر شپ سے بدظن کر کے ان کے کردار پر ناپاک حملے کر کے، کبھی حرص و ہوا کی طرف مائل کر کے۔ کبھی دانشوری کے نام پر جاہلانہ تنقید کے ذریعہ۔ کبھی آزادیٔ ضمیر کے نام پر فاسدانہ اور باغیانہ خیالات پھیلانے کے ذریعہ، غرضیکہ ابلیسیت طرح طرح کے جال پھیلاتی رہتی ہے اور ہر سمت سے مخفی طور پر حملہ آور ہوتی ہے۔ مخفی حملے سے مراد یہ ہے کہ جس شخص کو حملے کا نشانہ بنایا جائے وہ اس وقت یہ نہیں

باقی صلا پر

تقریب شادی

مؤرخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ خالدہ سلطانہ صاحبہ کی شادی ہمراہ عزیز مکرم منور احمد عباسی صاحب ہانگ کانگ بنک لاہور ابن مکرم مظفر حسین عباسی صاحب انسپکٹر مال بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۹۱ء انجام پائی۔ دعا کی تقریب ایوان محمود میں منعقد ہوئی جہاں پر تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مختصر دعائیہ کلمات بیان کرتے ہوئے کہا کہ آج کی تقریب شادی کے دونوں فریق خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے خادمانِ دین کے خاندان ہیں۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب مؤرخ احمدیت خدمت سلسلہ میں نمایاں اور ممتاز ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہمارے رشتوں کی بنیاد تقویٰ پر ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے تقویٰ کے میدان میں جو افضل ہے اس کا کام ہے کہ وہ دوسرے کو اپنے تقویٰ سے فیضیاب کرے۔ مولانا نے دعا کی کہ ان دونوں خاندانوں کا اجتماع خادمانِ دین پیدا کرنے کا موجب بنے۔ اس کے بعد مولانا موصوف نے اجتماعی دعا کرائی۔ اگلے روز ایوانِ محمود ہی میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی جہاں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ہی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

تحریکِ جدید کیا ہے

حضرت فضلِ عمر (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں:
"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ۱ے

۱۴ر نبوت ۱۳۷۰ ہش ۔ ۱۴ر نومبر ۱۹۹۱ء

احتیاط اور پھر احتیاط

اپنی حفاظت کے متعلق احتیاط تو کی جاسکتی ہے لیکن کُلّی طور پر ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ ہر روز قتل بھی ہوتے ہیں، اغوا بھی ہوتے ہیں۔ بڑے بھی اور بچّے بھی۔ جب کسی کے قتل یا اغوا کی خبر سُنی جاتی ہے تو پہلے تو بدن پر ایک کپکپی طاری ہوتی ہے پھر دل ہی دل میں یہ تہیّہ کیا جاتا ہے کہ ہم احتیاط کریں گے۔ خاص طور پر اغوا کے سلسلہ میں۔ لیکن یہ محض تہیّہ ہوتا ہے۔ ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

جہاں تک قتل کا تعلق ہے بڑے بڑے لوگوں کی انتہائی احتیاط کرنے کے بعد بھی انہیں قتل ہوتے دیکھا گیا ہے۔ دُنیا کا بڑے سے بڑا آدمی۔ بڑی سے بڑی احتیاط کے باوجود قتل ہوتے دیکھا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ احتیاط نہ کی جائے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اگرچہ باوجود احتیاط کے ایسا واقعہ ہوسکتا ہے لیکن احتیاط بہرحال کرنا ضروری ہے۔ کچھ واقعات احتیاط کے باوجود ہو جاتے ہیں اور کتنے ہی ایسے واقعات ہیں جو احتیاط کی وجہ سے نہیں ہو پاتے۔ نسبت دیکھی جائے تو نہ ہو جانے والے واقعات زیادہ ہیں اور ہو جانے والے واقعات کم۔ اسی لئے تو لوگ چل پھر رہے ہیں اور اپنے کام میں مصروف نظر آتے ہیں۔

انسان کو اپنے سے زیادہ بچّوں کی فکر ہوتی ہے۔ فکر ہوتی ہے جو ہم نے کہا ہے یہ انسانی فطرت اور نفسیات کو سامنے رکھ کر کہہ دیا ہے کہنا یہ چاہیئے کہ فکر ہونی چاہیئے۔ بعض والدین نے کبھی یہ سوچا ہی نہیں کہ ان کے بچّے کہاں کھیلتے ہیں۔ کہاں جاتے ہیں اور کب تک گھر سے باہر رہتے ہیں۔ گھر سے باہر ہوتے ہیں تو کس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ باتیں نہایت ضروری ہیں اور احتیاط کے ضمن میں ایسی ہی باتوں کا ذکر ضروری ہے۔ یورپ میں تو آجکل اخبارات میں اشتہارات بھی چھپتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے ہینڈ بل تقسیم کئے جاتے ہیں جن میں احتیاط کے پہلوؤں کا ذکر ہوتا ہے ہمارے ہاں اگر اشتہار نہیں چھپتے تو والدین کا فرض تو ہے کہ احتیاط کے سب پہلوؤں سے اپنے بچوں کو آگاہ رکھیں بلکہ ان پہلوؤں کے ذکر کو بار بار دہراتے رہیں۔

ہم نے کہا ہے کہ احتیاط تو ہوسکتی ہے ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ لیکن اس میں ایک استثناء بھی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو یہ ضمانت مل بھی جاتی ہے لیکن ملتی ہے خدا کی طرف سے۔ بعض اوقات وہ خود بھی ضمانت دے دیتا ہے اور اکثر اوقات ہمیں اس ضمانت کے لئے اللہ سے دُعا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

پس اس سلسلہ میں احتیاط کی بھی ضرورت ہے اور دُعا کی بھی۔

ہنستے اور ہنساتے بچّے اچھے لگتے ہیں
روتے اور رلاتے بچّے اچھے لگتے ہیں
بچّوں کا تو بچّے ہونا سب سے اچھا ہے
گھر میں آتے جاتے بچّے اچھے لگتے ہیں

ـــــــ ابوالاقبال

○

اَن گنت فسانوں کا اِک یہی فسانہ تھا
موت کے لئے جینا کیا حسین بہانہ تھا

یاد بھی نہیں اب تو اس کا بے نشاں چہرہ
جس سے چھُپ کے ملنے کا سلسلہ پرانا تھا

دَور ہی کچھ ایسا تھا، مَیں کسی سے کیا کہتا
ذہن کی چِتا میں ہی سوچ کو جلانا تھا

جنگلی درندوں پہ رحم کھاتے والوں کا
اپنے گھر کی چڑیوں پہ کیا غضب نشانہ تھا!

بند کر دیا لیکن یہ تو سوچ لینا تھا
اَب تو زاہدوں کا ہی میکدہ ٹھکانہ تھا

کیا کٹھن مراحل تھے، مصلحت کے کیکر پر
صدق کے انگوروں کی بیل کو چڑھانا تھا

زہر نے بڑی جلدی جسم میں سرایت کی
ورنہ مَیں نے کچھ کچھ سچ اور بول جانا تھا

شاعری سے گو طارقؔ نسبتیں نہ تھیں لیکن
مستعار لمحوں کا قرض بھی چکانا تھا

ڈاکٹر طارق احمد

○

یادوں کی راہیں دُھندلا کر ہر نقش مٹانے لگتی ہیں
جب دُور سے پاس آتا ہے کوئی پھر اس کو بلانے لگتی ہیں

مَیں نے تو بہاروں میں بھی خزاں کی رُوح جھلکتے دیکھی ہے
میری تو مسرّت کی گھڑیاں بھی اشک بہانے لگتی ہیں

گلیوں کے اندھیرے مٹ نہ سکے شہروں کی فضا کیا بدلے گی
کرنوں کو نسیم اب کیا کہیے کیوں آنکھ چرانے لگتی ہیں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔

طہارت النفس — جرأت

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:

انسان کی اعلیٰ درجہ کی خصال میں سے ایک جرأت بھی ہے۔ جرأت کے بغیر انسان بہت سے نیک کاموں سے محروم رہ جاتا ہے۔ جرأت کے بغیر انسان دنیا میں ترقی نہیں کر سکتا۔ جرأت کے بغیر اپنے ہمعصروں کی نظروں میں ذلیل اور سبک رہتا ہے۔ غرضیکہ جرأت بہادری دلیری اعلیٰ درجہ کی صفات میں سے ہیں اور جس انسان میں یہ خصلتیں ہوں وہ دوسروں کی نظر میں ذلیل نہیں ہو سکتا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات انسانی تھے اور ایک بات میں جو انسان کی زندگی کو بلند اور اعلیٰ کرنے والی ہو دوسرے کے لئے نمونہ اور اسوۂ حسنہ تھے اور جو عمل یا قول خوبی یا نیکی سے تعبیر کیا جا سکے اس کے آپؐ معلم تھے اور کل پاک جذبات کو ابھارنے کے لئے ان کا وجود خضر راہ تھا۔ تو ضرور تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس صفت میں بھی خاتم الانبیاء والاولیاء بلکہ خاتم الناس ہوں اور کوئی انسان اس حسن میں آپ پر فائق نہ ہو سکے۔ چنانچہ آپؐ کی زندگی پر غور کرنے والے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ آپؐ نے اپنی عمر میں بہادری اور جرأت کے وہ اعلیٰ درجہ کے نمونے دکھائے ہیں کہ دنیا میں ان کی نظیر نہیں مل سکتی۔ بلکہ تاریخیں بھی ان کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہیں لیکن چونکہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ موجودہ صورت میں میں صرف وہ واقعات جو بخاری میں درج ہیں پیش کروں گا۔ اس لئے اس جگہ صرف ایک دو واقعات پر کفایت کرتا ہوں

در اصل اگر غور کیا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ کی زندگی بہادری کا ایک ایسا اعلیٰ نمونہ ہے کہ اسے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے تیرہ سال تک ایک ایسے مقام پر رہنا جہاں سوائے چند نفوس کے اور سب لوگ دشمن اور خون کے پیاسے ہیں اور بغیر خوف کے لوگوں کو اپنے دین کی باتیں سنانا اور پھر ایسے دین کی جو لوگوں کی نظر میں نہایت حقیر اور مکروہ تھا۔ کوئی ایسا کام نہیں جس کے معلوم ہونے پر آپ کے کمالات کا نقشہ آنکھوں تلے نہ کھیچ جاتا ہو۔ اس تیرہ سال کے عرصہ میں کیسے کیسے دشمنوں کا آپ کو مقابلہ کرنا پڑا۔ انواع و اقسام کے عذابوں سے انہوں نے آپ کے قدم صدق کو ڈگمگانا چاہا۔ لیکن آپؐ نے وہ بہادری کا نمونہ دکھایا کہ ہزارہا دشمنوں کے مقابلہ میں تن تنہا سینہ سپر رہے اور اپنے دشمنوں کے سامنے اپنی آنکھ نیچی نہ کی اور جو پیغام خدا کی طرف سے لے کر آئے تھے۔ اسے کھلے الفاظ میں بغیر کسی اخفاء و اسراء کے لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ غرضیکہ آپؐ کی زندگی تمام کی تمام جرأت اور دلیری کا ایک بے مثل نمونہ ہے۔ مگر جگہ کی قلت کی وجہ سے میں ایک دو واقعات سے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں کچھ گبھراہٹ تھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مستعار لیا جس کا نام مندوب تھا اور فرمایا کہ ہم نے کوئی گبھراہٹ کی بات نہیں دیکھی اور ہم نے تو اس گھوڑے کو سمندر پایا ہے یعنی نہایت تیز و تند۔ حضرت انسؓ نے ایک حدیث میں اس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ایک دفعہ مدینہ میں کسی غنیم کے حملہ آور ہونے کی خبر تھی اور مسلمانوں کو ہر وقت اس کے حملہ آور ہونے کا انتظار تھا۔ ایک رات اچانک شور ہوا۔ اور دور کچھ آوازیں سنائی دیں۔ صحابہ فوراً جمع ہونے شروع ہوئے اور ارادہ کیا کہ جمع ہو کر چلیں اور دیکھیں کہ کیا غنیم حملہ آور ہونے کے لئے آ رہا ہے وہ تو ادھر جمع ہوتے اور تیار ہوتے رہے اور ادھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی کو اطلاع دئے ایک صحابی کا گھوڑا لے کر سوار ہو کر جدھر سے آوازیں آ رہی تھیں ادھر دوڑے اور جب لوگ تیار ہو کر چلے تو آپؐ انہیں مل گئے اور فرمایا کہ گھبراہٹ کی تو کوئی وجہ نہیں شور معمولی تھا۔ اور اس گھوڑے کی نسبت فرمایا کہ بڑا تیز گھوڑا ہے اور سمندر کی طرح ہے یعنی لہریں مار کر چلتا ہے۔

اس واقعہ سے ہر ایک شخص معلوم کر سکتا ہے کہ آپؐ کیسے دلیر اور جری تھے کہ شور سنتے ہی فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر دشمن کی خبر لینے کو چلے گئے اور اپنے ساتھ کوئی فوج نہ لی۔ لیکن جب اس واقعہ پر نظر غائر ڈالی جائے تو چند ایسی خصوصیات معلوم ہوتی ہیں کہ جن کی وجہ سے اس واقعہ کو معمولی جرأت و دلیری کا کام نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ واقعہ خاص طور پر ممتاز معلوم ہوتا ہے۔

اوّل امر جو قابل لحاظ ہے یہ ہے کہ جرأت و دلیری دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ جو بعض اوقات بزدل سے بزدل انسان بھی دکھا دیتا ہے اور اس کا اظہار کمال مایوسی یا انقطاع اسباب کے وقت ہوتا ہے اور ایک وہ جو سوائے دلیر اور قوی دل کے اور کوئی نہیں دکھا سکتا۔ پہلی قسم کی دلیری ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے ایسے جانوروں سے بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ جو جرأت کی وجہ سے مشہور نہیں ہیں۔ مثلاً مرغی ان جانوروں میں سے نہیں ہے کہ جو جرأت کی صفت سے متصف ہیں بلکہ نہایت ڈرپوک جانور ہے۔ مگر بعض اوقات جب بلی یا چیل اس کے بچوں پر حملہ کرے تو یہ اپنی چونچ سے اس کا مقابلہ کرتی ہے اور بعض اوقات تو ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ چیل مرغی کا بچہ اٹھا کر لے گئی۔ تو وہ اس کے پیچھے اس زور سے کودی کہ دو دو گز تک اس کا مقابلہ کیا۔ حالانکہ مرغی لڑنے والے جانوروں میں سے نہیں ہے۔ مرغی تو خیر پھر بھی بڑا جانور ہے۔ چڑیا تک اپنے سے کئی کئی گنے جانوروں کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ مگر یہ اسی وقت ہوتا ہے جب وہ دیکھ لے کہ اب کوئی مفر نہیں اور میری یا میرے بچوں کی خیر نہیں۔ جب جانوروں میں اس قدر عقل ہے کہ وہ جب مصیبت اور بلائیں گھر جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ اب سوائے موت کے اور کوئی صورت نہیں تو وہ لڑتے مرنے پر تیار ہو جاتے ہیں اور حتی الوسع دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ تو انسان جو اشرف المخلوقات ہے وہ اس صفت سے کب محروم رہ سکتا ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ بعض انسان جو معمولی اوقات میں نہایت بزدل اور کمزور ثابت ہوئے تھے جب کسی ایسی مصیبت میں پھنس گئے کہ اس سے نکلنا ان کی عقل میں محالات سے تھا تو انہوں نے اپنے دشمنوں کا ایسی سختی سے مقابلہ کیا کہ ان پر غالب آ گئے اور جیت گئے اور ایسی جرأت دکھائی کہ دوسرے مواقع میں بڑے بڑے دلیروں سے بھی نہ ظاہر ہوتی تھی۔ پس ایک جرأت وہ ہوتی ہے جو انقطاع اسباب کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور بزدل کو بہادر اور ضعیف کو توانا اور ڈرپوک کو دلیر بنا دیتی ہے مگر یہ کوئی اعلیٰ درجہ کی صفت نہیں کیونکہ اس میں چھوٹے بڑے، ادنیٰ اور اعلیٰ سب شریک ہیں قابل تعریف جرأت وہ ہے جو ایسے اوقات میں ظاہر ہو کر اسباب کا انقطاع نہ ہوا ہو بہت کچھ امیدیں ہوں بھاگنے اور بچنے کے راستے کھلے ہوں۔ یعنی انسان اپنی مرضی سے جان بوجھ کر کسی خطرہ کی جگہ میں چلا جائے نہ یہ کہ اتفاقاً کوئی مصیبت سر پر آ پڑی تو اس پر صبر کر کے بیٹھ رہے۔

اب دیکھنا چاہئیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اس وقت جرأت کا اظہار ہوا ہے تو یہ جرأت دوسری قسم کی ہے۔ اگر آپؐ اتفاقاً کہیں جنگل میں دشمن کے نرغہ میں آ جاتے اور اس وقت جرأت سے اس کا مقابلہ کرتے تو وہ اور بات ہوتی اور یہ اور بات تھی کہ آپؐ رات کے وقت تن تنہا بغیر کسی محافظ دستہ کے دشمن کی خبر لینے کو نکل کھڑے ہوئے اگر آپؐ نہ جاتے تو آپ مجبور نہ تھے۔ ایسے وقت میں باہر نکلنا افسروں کا کام نہیں ہوتا۔ صحابہؓ آپ خبر لاتے اور اگر جانا ہی تھا تو آپؐ دوسروں کا انتظار کر سکتے تھے۔ مگر وہ قوی دل جس کے مقابلہ میں شیر کا دل بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا اس بات کی کیا پرواہ کرتا تھا۔ شور کے سنتے ہی گھوڑے پر سوار ہو کر خبر لانے کو چل دئے اور ذرا بھی کسی قسم کا تردد یا فکر نہیں کیا۔

دوسرا امر جو اس واقعہ کو ممتاز کر دیتا ہے یہ ہے کہ آپؐ نے ایسے وقت میں ایسا گھوڑا لیا جس پر سواری کے آپ عادی نہ تھے حالانکہ ہر ایک گھوڑے پر سوار ہونا ہر ایک آدمی کا کام نہیں ہوتا۔ ایسے خطرہ کے وقت ایک ایسے تیز گھوڑے کو لے کر چلے جانا جو اپنی سختی میں مشہور تھا یہ بھی آپؐ کی خاص دلیری پر دلالت کرتا ہے۔

تیسرا امر جو اس واقعہ کو عام جرأت کے کارناموں سے ممتاز کرتا ہے وہ آپؐ کی حیثیت ہے۔ اگر کوئی معمولی سپاہی ایسا کام کرے۔ تو وہ بھی تعریف کے قابل تو ہوگا۔ مگر ایسا نہیں ہو سکتا جیسا کہ افسر و بادشاہ کا فعل۔ کیونکہ سپاہی کو وہ خطرات نہیں جو بادشاہ کو ہیں۔ اوّل تو سپاہی کو مارنے یا گرفتار کرنے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد خان رفیق - لندن

لندن کے ہائیڈ پارک کی ایک یاد

بیتے ہوئے کچھ دن ایسے ہیں
تنہائی جنہیں دہراتی ہے

گرمیوں میں لندن کے ہائیڈ پارک کارنر میں ملکی اور غیر ملکی لوگوں کا اژدہام ہوتا ہے۔ یہ غالباً دنیا کی واحد جگہ ہے جہاں ہر کسی کو آزادی تقریر حاصل ہوتی ہے۔ جس موضوع پر جو بھی چاہیں بلا دھڑک کہیں۔ کوئی روک ٹوک نہیں۔ حتیٰ کہ اس علاقہ میں پولیس بھی دخل اندازی نہیں کرتی سوائے اس کے کہ کوئی امن کو تہ و بالا کرنے کی کوشش کرے۔ مستقل مقررین اپنے ساتھ کوئی مختصر سا پلیٹ فارم یا کوئی ڈبہ اٹھا لاتے ہیں اور اس پر کھڑے ہو کر تقریر شروع کر دیتے ہیں۔ مجمع خواہ موجود ہو یا نہ ہو۔ آہستہ آہستہ اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مقرر اچھا ہو اور موضوع دلپسند ہو تو ماحول دلچسپ ہو جاتا ہے۔

مقررین کی تقاریر میں رخنہ ڈالنے کے لئے بھی لوگ موجود رہتے ہیں جو قدم قدم پر مقرر کو ٹوکتے ہیں۔ مقرر شعلہ بیاں ہوں تو جلد ہی ایسے رخنہ انداز لوگوں سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ وگرنہ ان کا شکار ہو کر جلد میدان چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی پارک میں ایک زمانہ تھا جب ریڈیو اور ٹی وی کا رواج نہ تھا برطانیہ کے بڑے بڑے سیاستدان بولا کرتے تھے۔

جماعت احمدیہ نے بھی اس پارک کو دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بہت استعمال کیا ہے۔ اور ابتدائی دور کے تمام مربی انچارج یہاں تقاریر کرتے رہے ہیں۔ خاکسار نے جماعت کے اس نمایاں کردار کا تفصیلی تذکرہ اپنے ایک مضمون میں جو ماہنامہ انصار اللہ جون ۸۲ء میں شائع شدہ ہے۔ کیا ہے اور احمدی مربیوں کی جدوجہد کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اس مضمون میں صرف ایک اہم واقعہ کا ذکر مقصود ہے۔

خاکسار جب ۱۹۵۹ء میں انگلستان پہنچا تو کچھ عرصہ کے بعد باقاعدہ ہائیڈ پارک کارنر جانا شروع کیا۔ ان دنوں محترم میر عبد السلام صاحب جن کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں ہونے کا شرف حاصل تھا۔ تقریر فرمایا کرتے تھے۔ انگریزی زبان پر آپ کو قدرت حاصل تھی۔ عیسائیت کا مطالعہ خاصا وسیع تھا۔ دین حق اور عیسائیت کا تقابلی جائزہ اس انداز میں پیش فرماتے تھے کہ بڑے بڑے عیسائیوں کو جواب کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ محترم میر صاحب دراز قد خوبصورت خدوخال کے مالک اور مردانہ حسن کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ تقریر کے بعد خاکسار ان کے ساتھ قریبی ریسٹورنٹ میں چلا جاتا تھا۔ جہاں حضرت میر صاحب خاکسار کی تواضع چائے وغیرہ سے کرتے تھے۔ اس دوران پارک سے چند لوگ جو ان کی تقریر سے متاثر ہو جاتے تھے وہ بھی آجاتے تھے اور پھر محفل سوال و جواب منعقد ہوتی تھی۔ جو میرے لئے ازدیادِ علم کا باعث ہوتی تھی۔

پارک کے مشہور مقررین میں سے ایک مسٹر جان ویبسٹر (JOHN WEBSTER) ہوا کرتے تھے۔ یہ پارک میں مسلسل ۳۰ سال سے ہر اتوار کو تقریر کیا کرتے تھے اور پارک میں سب سے بڑا مجمع ان کے ہی اردگرد ہوتا تھا۔ مسٹر ویبسٹر پہلے کمیونسٹ تھے۔ اور اسی موضوع پر تقاریر کیا کرتے تھے پھر یہ مسلمان ہو گئے اور اسلام پر تقاریر کا سلسلہ شروع کر دیا۔ خاکسار ان کی تقاریر باقاعدگی سے سنا کرتا تھا۔ اور ان سے متاثر بھی ہوتا تھا۔ ایک دن جب یہ تقریر ختم کر کے نیچے اترے تو خاکسار ان کے پاس چلا گیا اور ان سے گفتگو اور باہمی تبادلۂ خیالات کے لئے وقت مانگا۔ انہوں نے کہا کہ تقریر کے بعد وہ فلاں قریبی ریسٹورنٹ میں جاتے ہیں۔ میں بھی وہاں آجاؤں۔ چنانچہ خاکسار اگلے ہفتہ وہاں پہنچا۔ اور احمدیت پر تفصیلی گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں ..... اصول کی فلاسفی اور بعض دیگر کتب پیش کیں۔ اور بیت الفضل لندن آنے کی بھی دعوت دی۔

مسٹر ویبسٹر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حال ہی میں ایک کتاب (SPEAKERS OF HYDE PARK CORNER) شائع ہوئی ہے۔ جسمیں چند مشہور مقررین کا تذکرہ ہے۔ مسٹر ویبسٹر کا ذکر سب سے نمایاں اور کئی صفحات پر محیط ہے۔

خیر ہر ہفتہ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ چند ہفتوں کے بعد مسٹر ویبسٹر احمدی ہو گئے میرا دل اس بات پر خوشی سے جھوم اٹھا کہ اتنے مشہور مقرر احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ ویبسٹر صاحب نے درخواست کی کہ چونکہ وہ ہائیڈ پارک کے قدیمی اور معروف مقرر ہیں اسلئے ان کی بیعت کو اخفا میں رکھا جائے۔ اگلے ہفتہ حسب معمول مسٹر ویبسٹر کے اردگرد سینکڑوں کا مجمع تھا۔ اور وہ جھوم جھوم کر تقریر کر رہے تھے۔ میں بھی سامنے موجود تھا۔ کہ اچانک انہوں نے اپنے احمدی ہونے کا خود ہی اعلان کر دیا۔ اس اعلان سے مجمع حیرت زدہ ہو گیا اگلے ہفتہ جب مسٹر ویبسٹر تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو کچھ لوگوں نے انہیں تقریر سے باز رکھنے کی خاطر شور مچانا شروع کیا اس کے بعد تو ہر اتوار کو مسٹر ویبسٹر کی تقریر کے دوران خوب تند و تیز فقرات کا تبادلہ ہونے لگا۔ حتیٰ کہ ایک اتوار کو جب ویبسٹر صاحب تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور ابھی چند فقرات ہی کہے تھے کہ بعض جنونی قسم کے لوگوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ مجمع میں افراتفری مچ گئی۔ ہمارے ایک مخلص دوست محمد الیاس خان دہلوی کو چوٹیں بھی آئیں۔ پولیس کو مجبوراً دخل دینا پڑا۔ لیکن ویبسٹر صاحب اس دن اور اس کے بعد بھی لمبے عرصہ تک مسلسل احمدیت پر تقاریر کرتے رہے اور بالآخر انگلستان کو مستقلاً خیرباد کہہ کر آسٹریلیا میں آباد ہو گئے۔

ویبسٹر صاحب جب احمدی ہو گئے تو ایک روز مجھے کہنے لگے کہ اگر جماعت چاہے تو میں احمدی نوجوانوں کو فنِ خطابت میں ٹریننگ دینا چاہتا ہوں۔ چنانچہ بیت الفضل کے قریب وانڈز ورتھ کامن کے وسیع وعریض پارک کے ایک حصہ میں انہوں نے تقاریر کا سلسلہ جاری کیا۔ ہم وہاں ایک عارضی پلیٹ فارم لے جاتے تھے۔ مسٹر ویبسٹر اس پر کھڑے ہو کر تقریر شروع کر دیتے تھے۔ اور جب مجمع کچھ اکٹھا ہو جاتا تھا وہ اتر کر جماعت کے کسی نوجوان کو تقریر کرنے کی دعوت دے دیتے تھے ان مقررین میں خاکسار کے علاوہ برادرم عزیز دین صاحب۔ برادرم سید محمد الیاس ناصر صاحب دہلوی اور مکرم میجر عبد الحمید صاحب شامل ہوتے تھے۔ میجر عبد الحمید صاحب تو اچھے مقرر تھے۔ عیسائیت کا مطالعہ بھی ان کا وسیع تھا۔ اور انگریزی زبان بھی بہت اچھی بول لیتے تھے۔ لیکن خاکسار بالکل اناڑی تھا اور خاکسار پر یہ مسٹر ویبسٹر کا احسان ہے کہ انہوں نے تقریر کا خوف خاکسار کے دل سے دور کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو احسن جزا دے۔

بحرین امریکہ معاہدہ

یوں تو بحرین نے ایک لمبے عرصے سے امریکہ کی بحریہ کو متعدد مراعات دی ہوئی ہیں اور گذشتہ خلیج کی جنگ میں بھی امریکہ کی نیوی کی بہت مدد کی تھی۔ لیکن جب سے عربوں کی حفاظتی سکیم ناکام ہوئی ہے اور امریکہ نے عرب ریاستوں کے ساتھ دفاعی معاہدے کرنے شروع کئے ہیں یہ اس وقت تک کا آخری معاہدہ ہے جو امریکہ اور بحرین کے درمیان ہوا ہے۔ گذشتہ روز بحرین کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ اتوار کے روز اس معاہدے پر دستخط کئے گئے تھے۔ اور یہ بھی کہا کہ یہ معاہدہ نتیجہ ہے ان قریبی تعلقات کا جو دونوں ملکوں میں ایک عرصہ سے موجود رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں بحرین کے امیر امریکہ گئے ہوئے تھے۔ وہاں واشنگٹن میں انہوں نے صدر بش کے ساتھ ملاقات کی اور خلیج کے دفاع کے متعلق ضروری امور پر گفتگو کی۔ اگرچہ اس سلسلے میں کوئی تفاصیل تو سامنے نہیں آئیں۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ امریکہ بحرین میں زیادہ سے زیادہ مراعات حاصل کرنی چاہتا ہے اور بحرین کو بھی اس سلسلے میں کوئی تردد نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میڈرڈ کانفرنس ——— ایک جائزہ

۱۸۹۶ء میں سوئٹزرلینڈ کے شہر بازل میں چند یہودیوں نے جمع ہو کر جو خواب دیکھا تھا کہ یہودیوں کا اپنا ملک ہونا چاہیئے۔ یہ خواب امریکہ اور برطانیہ کی مدد سے بالفور ڈیکلریشن کے ذریعے ۱۹۲۸ء میں پورا ہو گیا اور اسرائیل کے نام سے یہودیوں کی ایک مملکت معرضِ وجود میں آگئی۔ اسرائیل کے قیام کے بعد اس کی اس کے عرب ہمسایوں سے ۴ جنگیں ہو چکی ہیں۔ ۱۹۴۸ء میں ۱۹۵۶ء میں ۱۹۶۷ء میں اور پھر ۱۹۷۳ء میں۔ گویا کہ ۴۳ سال کے عرصے میں چار جنگوں کے باوجود عرب اسرائیل تنازعہ حل نہیں ہو سکا۔ اور مملکت اسرائیل جس کا ابتدائی رقبہ ۵۔ ہزار مربع کلومیٹر تھا، وہ بڑھ کر ۲۰ ہزار مربع کلومیٹر ہوا اور پھر ۸۰ ہزار مربع کلومیٹر تک پہنچ گیا۔ اسرائیل نے دنیا بھر سے یہودی اپنے ملک میں منگوائے اور انکی دن رات آباد کاری کا کام جاری رہا۔ اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اس قضیہ کے سیاسی تصفیہ کے لئے اقوام متحدہ کے فورم میں کئی کوششیں ہوتی رہیں۔ اقوام متحدہ کی قرار دادوں میں اسرائیل کو جارح قرار دیکر اسے مقبوضہ عرب علاقے خالی کرنے کو بھی کہا گیا۔ مگر اسرائیل ٹس سے مس نہیں ہوا۔ اس کے جواب میں فلسطینیوں نے چھاپہ مار کارروائیاں شروع کیں اور آزادی اور عزت و وقار کے خواہاں یہ عرب مغربی دنیا کے نزدیک "دہشت گرد" قرار پائے۔

آج صورتحال یہ ہے کہ اسرائیل نے شام اردن فلسطین اور مصر کے علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ ہزاروں لاکھوں فلسطینی اپنے ملک سے باہر کیمپوں میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ان فلسطینیوں کا قائد یاسر عرفات ہے جو خود اپنی تنظیم آزادیٔ فلسطین کا ہیڈ کوارٹر بھی تبدیل کرتا رہتا ہے۔ کبھی کوئی عرب ملک اس سے خوش ہوتا ہے کبھی ناخوش!!

خلیج کی جنگ میں امریکہ کی فتح کے بعد امریکہ نے نیو ورلڈ آرڈر کی باتیں شروع کیں۔ اس کے بعد امریکہ کی طرف سے مشرق وسطیٰ کا مسئلہ حل کرنے کے لئے عالمی امن کانفرنس کے انعقاد کا پروگرام ظاہر کیا گیا عرب اور فلسطینی ممالک تو عرصے سے یہ مطالبہ کر رہے تھے۔ مگر اسرائیل کو منوانے کے لئے امریکی وزیر خارجہ جیمز بیکر کو سخت محنت کرنی پڑی۔ آخر کار امریکہ نے دس ارب ڈالر کی امداد روک لی تو اسرائیل اس کانفرنس میں شرکت پر آمادہ ہوا۔ مگر اپنی شرائط پر۔ اسرائیل نے کہا کہ وہ یاسر عرفات سے بات نہیں کرے گا۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ فلسطینیوں کا مسلمہ رہنما اگر کوئی ہے تو وہ یاسر عرفات ہے۔

اس ساری کوشش کے بعد ۴۳ سال میں پہلی بار عرب اور فلسطینی اسرائیل کے ساتھ آمنے سامنے اکٹھے ہوئے یہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۹۱ء کا دن تھا۔ سپین کے دارالحکومت میڈرڈ کا ایک قدیم تاریخی محل تھا جہاں دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ کے نمائندے اپنے اپنے قلم اور کیمرے لے کر پہنچے ہوئے تھے۔ کانفرنس کے شرکاء تھے امریکہ۔ روس۔ اسرائیل شام۔ لبنان۔ مصر، اور مبصّر کے طور پر تھے مصر۔ سعودی عرب۔ خلیج تعاون کونسل۔ عرب یونین۔ اقوام متحدہ اور یورپی برادری۔

کانفرنس کا آغاز کرتے ہوئے میزبان ملک سپین کے وزیر اعظم نے اپیل کی کہ امن کے قیام کے لئے اختلافات بھلا دیئے جائیں۔ صدر بش نے کہا کہ عربوں اور اسرائیل کو کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر اپنے تعلقات کو نیا باب کھولنا چاہیئے۔ تاہم صدر بش کی تقریر کو عرب ملکوں میں اسرائیل کی وکالت قرار دیا گیا۔ روس کے صدر گورباچوف نے امن کے قیام کے لئے سرد جنگ کے خاتمے کو ضروری قرار دیا۔ اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر شمیر کا رویہ ابتداء میں مایوس کن اور غیر مصالحانہ تھا۔ انہوں نے مقبوضہ عرب علاقے خالی کرنے سے انکار کیا۔ انہوں نے اس پر بھی اصرار کیا کہ عرب اور فلسطینی ان کے ساتھ مذاکرات کرنے کے لئے تل ابیب آئیں شام کے وزیر خارجہ کا رویہ خاصا جارحانہ تھا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اخباری تراشوں کے ذریعے بیان کیا کہ اسرائیلی وزیر اعظم ایک دہشت گرد رہے ہیں اور اقوام متحدہ کے ایک نمائندے کے قاتل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر شمیر کے سوچنے کا انداز واضح ہے وہ مشرق وسطیٰ میں امن نہیں چاہتے اور وہ تمام صیہونیوں کو اس پر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ چاہے کسی بھی ملک میں رہیں مگر اسرائیل کے ساتھ وفادار رہیں۔ لبنانی وزیر خارجہ نے کہا کہ اگر اس کانفرنس کا مقصد حاصل نہ ہوا تو نتائج تباہ کن ہوں گے۔ فلسطینی نمائندے نے فلسطینی ریاست کے قیام کا مطالبہ دوہرایا۔ ان کے انداز میں اگرچہ عزم تھا لیکن طریق مصالحانہ تھا۔

ابتدائی تقریروں کے بعد اسرائیل کے فلسطینیوں اور شام کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات میں فلسطینیوں کے ساتھ ان کی گفتگو میں قدرے پیش رفت ہوئی اور فلسطینیوں کو محدود خود مختاری کے مسئلے پر بات بھی ہوئی مگر اسرائیل کا اصرار تھا کہ مذاکرات تل ابیب میں ہوں۔ جبکہ فلسطینی کہتے تھے کہ مذاکرات میڈرڈ ہی میں ہوں۔ ابتدائی مذاکرات صرف جگہ کے تعین کے مسئلہ تک محدود تھے لیکن جگہ کا کوئی فیصلہ ہوئے بغیر ختم ہو گئے۔

شام کے اسرائیل کے ساتھ مذاکرات خاصے بے لچک رہے۔ اسرائیل نے کہا کہ شامی وفد اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل کرنے پر اصرار کرتا رہا۔ یعنی گولان کی پہاڑیوں کو خالی کرنے کا مطالبہ کرتا رہا۔ یہ بات چیت بھی بغیر کسی نتیجہ پر پہنچے ختم ہو گئی ہے۔

امریکہ کے وزیر خارجہ جیمز بیکر نے اپنے ملک کو روانگی سے پہلے کہا کہ اس مسئلے کے حل میں رکاوٹیں پیدا شروع ہونے کا امکان تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مذاکرات سے نا امیدی منسوب کی جائے انہوں نے کہا کہ مذاکرات کا دوسرا مرحلہ جلد شروع ہو گا اگرچہ اس کے لئے نہ تو کوئی جگہ طے ہوئی ہے اور نہ ہی آئندہ تاریخ کا تعین ہوا ہے۔

فلسطینی لیڈر یاسر عرفات کا اب بھی یہی کہنا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے تنازعہ میں امریکہ بہترین مصالحت کنندہ کا کردار ادا کر سکتا ہے۔

اس کانفرنس کے خوش آئند پہلو تو یہ ہیں کہ پہلی مرتبہ اسرائیل اور عرب اکٹھے ہو کر گفتگو پر آمادہ ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ پہلی بار روس اور امریکہ مل کر اس مسئلے کے حل پر آمادہ ہیں۔ اور تیسری بات یہ بھی خوش آئند ہے کہ مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

اس کانفرنس کا مایوس کن پہلو یہ ہے کہ فریقین اور خاص طور پر اسرائیل کی طرف سے مصالحت کے لئے لچک کا اظہار نہیں کیا گیا۔ اس صورتحال میں مذاکرات کی کامیابی کے بارے میں زیادہ یقین سے کچھ کہنا مشکل ہے۔

چونکہ ان مذاکرات کا اصل محرک امریکہ ہے اس لئے بعض مبصّرین کا خیال ہے کہ امریکہ اپنے نیو ورلڈ آرڈر کے نظریے کو آگے بڑھانے کے لئے کچھ نہ کچھ نتائج ضرور چاہے گا۔ چاہے یہ نتائج اسرائیل کے حق میں ہی کیوں نہ ہوں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ آئندہ سال امریکہ میں انتخابات کا سال ہے اور صدر بش دوبارہ صدارت کا انتخاب لڑنے کے امیدوار ہونگے۔ اس لئے ان مذاکرات کی مکمل ناکامی کا خطرہ وہ مول لینے کو تیار نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے مسٹر جیمز بیکر نے یہ اشارہ بھی کیا ہے کہ اگر فریقین کسی سمجھوتے پر مان جائیں تو بہتر ہے ورنہ ہمیں دباؤ بھی ڈالنا پڑے گا۔

مبصرین میں سے بعض اس امید کا بھی اظہار کر رہے ہیں کہ اسرائیل اتنی سختی مزید نہیں دکھا سکے گا۔ مثلاً یہ کہ اگر وہ گولان کی پہاڑیوں کو چھوڑنے پر آمادہ نہ بھی ہو تو اس پر آمادگی کا امکان ہے کہ وہاں پر اقوام متحدہ کے تحت غیر فوجی علاقہ قائم کر دیا جائے کہ دونوں اطراف کو ایک دوسرے پر حملہ کا خطرہ نہ رہے۔ اسی طرح فلسطینیوں کی آزاد ریاست کا مطالبہ وہ نہ بھی مانے تو اس پر شاید آمادہ ہو جائے کہ فلسطینیوں کو انکے علاقے میں محدود قسم کی خود مختاری دے دی جائے اور فلسطینی اس کے جواب میں ہتھیار رکھ دیں۔

اس ابتداء کے بعد فی الحقیقت کیا ہو گا؟ اس کا صحیح جواب تو آئندہ آنے والا وقت ہی دے گا۔ اور اس کا انحصار اس بات پر ہو گا کہ امریکہ اسرائیل کو کتنا دباؤ میں لا سکتا ہے؟

حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات خود بھی پڑھیں اور گھر میں بچوں کو بھی پڑھائیں اور اس کے مطالب انہیں سمجھائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

عبدالباسط شاہد

محترم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اقبال احمد شمیم صاحب

چند دن ہوئے خاکسار اپنے دفتر میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ ساتھ والے کمرے سے آواز آئی اور بتایا گیا کہ فون پر کسی نے خاکسار کو یاد کیا ہے۔ فون کان سے لگایا تو آواز آئی "مولوی صاحب میں بریگیڈیئر شمیم بول رہا ہوں۔ آپ کو ایک تکلیف دے رہا ہوں۔ میری طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے آپ حضور کی خدمت میں میری طرف سے دعا کی درخواست کر دیں۔ میں بوجہ بیماری خود نہیں لکھ سکتا۔"

اگر اس پیغام کے شروع میں ہی بریگیڈیئر صاحب نے خود اپنا تعارف نہ کروا دیا ہوتا تو میرے لئے ان کی بے شمار دفعہ سنی ہوئی آواز بھی اجنبی ہی ہوتی اور پہچاننا ممکن نہ ہوتا۔ اسی طرح فضل عمر فاؤنڈیشن کے دیرینہ کارکن عبدالاکبر خاں صاحب جنہیں موصوف کے ساتھ کم و بیش بیس سال کام کرنے کا اتفاق ہوا۔ انہیں بھی جب یہ بتایا گیا کہ یہ فون بریگیڈیئر صاحب کا تھا تو وہ بھی حیران رہ گئے کہ بیماری و کمزوری کی وجہ سے میں بھی انہیں نہیں پہچان سکا۔

ان کو ملنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ ایک وجیہہ، خوبصورت، پرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ فوج میں ملازمت کی۔ ترقی کرتے کرتے بریگیڈیئر کے عہدہ تک پہنچے۔ ایوب خاں کے مارشل لاء کے دور میں "سب ایڈمنسٹریٹر مارشل لاء" کی حیثیت میں خدمات بجا لاتے رہے۔ قومی و ملکی خدمات سے عزت و امتیاز کے ساتھ فارغ ہونے کے بعد آپ نے جماعتی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ حضرت امام جماعت الثالث نے انہیں سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کے منصب جلیلہ پر فائز فرمایا جہاں آپ ایک عرصہ تک رضاکارانہ طور پر بلا معاوضہ خدمات سرانجام دیتے رہے بعد میں بعض بزرگوں کے اصرار پر آپ کے لئے کچھ الاؤنس مقرر ہو گیا۔ آپ جتنا عرصہ بھی اس خدمت پر مامور رہے نظم و ضبط اور محنت و دیانت کی بہت اچھی مثال قائم کی۔ صحت کی خرابی کی وجہ سے آپ نے بادل نخواستہ اپنے کام کو جاری رکھ سکنے کی وجہ سے معذرت کر دی۔ اس خدمت کے دوران آپ کو بعض بہت نمایاں کام انجام دینے کی توفیق ملی جن کا ذکر دیر تک ہوتا رہے گا۔

خاکسار کو کچھ عرصہ ان کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا اور میں ان کے کردار اور خوبیوں سے بہت متاثر ہوا۔ ان کا ادبی ذوق بہت صاف ستھرا تھا۔ مطالعہ اور معلومات بہت وسیع تھیں۔ جس کتاب یا اخبار کا مطالعہ کرتے پوری توجہ اور دلچسپی سے کرتے اور یوں لگتا تھا کہ کوئی ایک لفظ بھی آپ کی نظر سے بچ نہیں سکا۔ ہر قابل ذکر بات پر سرخ نشان لگاتے اور ہم یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اشتہارات کے کالم میں بھی جیسے بالعموم توجہ سے نہیں پڑھا جاتا کوئی عجیب یا نئی بات یا کتابت کی کوئی غلطی ہوتی تو آپ کی نظر سے اوجھل نہ رہتی اور اس پر بھی سرخ نشان موجود ہوتا۔ دفتر کے کارکن کہا کرتے تھے کہ بریگیڈیئر صاحب اخبار پڑھ لیں تو بعد میں پڑھنے والے کو بہت سہولت رہتی ہے کیونکہ اہم اور ضروری خبریں سرخ سیاہی سے نمایاں ہو چکی ہوتی ہیں۔

آپ کی ایک اور نمایاں خوبی اپنے کام سے کام رکھنا تھا۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اپنا منصوبہ کام پوری توجہ اور محنت سے کرنے کے بعد وضع داری سے لئے دیئے رہتے اور نہ تو کسی کا وقت ضائع کرتے اور نہ ہی کسی کو اپنا وقت ضائع کرنے دیتے۔ ان کی ایک اور خوبی جس سے میں بہت متاثر ہوا وہ سلسلہ کے خدام کی عزت افزائی اور احترام تھا۔ خاکسار اپنے کام کے سلسلہ میں ان کے دفتر کے ہی ایک کمرہ میں بیٹھ کر کام کرتا تھا آپ کو جب کبھی خاکسار سے کوئی بات کرنی ہوتی جو بالعموم مطالعہ کے دوران کسی نئی بات یا نئے لفظ کے متعلق ہی ہوتی تھی تو بجائے اس کے کہ وہ مجھے دفتر میں بلا لیتے ہمیشہ ہی خاکسار کے پاس آ جاتے اور جتنی دیر بات ہوتی کھڑے کھڑے ہی بات کرتے اور اس طرح عزت و احترام سے پیش آتے کہ ندامت ہونے لگتی۔ اسی طرح جب کبھی کام کے سلسلہ میں کسی چیز کی ضرورت ہوتی بلا پس و پیش فوراً مہیا کروا دیتے۔

آپ ہمارے مشہور احمدی شاعر جناب آفتاب احمد بسمل کے حقیقی بھائی تھے۔ آپ کی پہلی شادی سلسلہ کے مشہور خادم حضرت فرزند علی خان صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ پہلی بیوی کی وفات کے بعد ایک عرصہ تک تجرد کی زندگی بسر کی۔ بعد میں بعض بزرگوں کے اصرار پر ایک مغموم بیوہ سے شادی کر کے اس کا سہارا بن گئے اور اب قضاء الٰہی سے اسے ایک دفعہ پھر مغموم و تنہا چھوڑ کر اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ستاری کا سلوک فرماوے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

نونہالانِ جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! ہم سب ہمیشہ آپ کے لئے دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس دنیا کی بھی اور اگلی دنیا کی بھی اچھی اچھی چیزیں عطا فرمائے اور ہمیشہ آپ کو ایسے کاموں کی توفیق دے جن سے وہ خوش ہوتا ہے اور جن سے دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے اور دنیا کو امن و سکون ملتا ہے

○ اگرچہ یہ کالم تو آپ پڑھتے ہی ہوں گے لیکن ہماری خواہش ہے کہ آپ سارے کا سارا الفضل پڑھنے کی کوشش کیا کریں۔ سارے الفضل سے یہ بھی مراد لی جا سکتی ہے کہ دینی مضامین اور دیگر جو آپ کے حسب پسند ہوں۔

○ آپ نے دیکھا ہوگا کہ گذشتہ دنوں الفضل میں اس بات کا اعلان شائع کیا گیا تھا کہ سیدنا حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرما دیا ہے اور مکرم وکیل المال صاحب اول نے تحریک کی ہے کہ احباب جماعت۔ مرد۔ عورتیں اور بچے۔ جلد از جلد اپنے وعدے جماعت کے ذریعہ بھجوائیں۔ امید ہے آپ نے بھی وعدہ بھجوا دیا ہوگا یا بھجوانے کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ ایک بات ہم آپ کو بتا دیں کہ بچپن ہی سے چندہ ادا کرنے کی عادت ڈال لینی چاہیئے۔ بعد میں چندہ کی ادائیگی نہایت آسان ہو جاتی ہے اور انسان بہت بشاشت کے ساتھ چندہ ادا کرتا ہے۔

○ ہم آپ کی توجہ الفضل میں شائع شدہ اس مضمون کی طرف دلانا چاہیں گے جس کا عنوان "زبان" ہے اور جو ۵ نومبر ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں صفحہ ۳ پر شائع ہوا ہے۔ گونگے لوگوں کے علاوہ سب لوگ اپنی زبان استعمال کرتے ہیں۔ سب لوگ باتیں کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کی باتیں امن پیدا کرتی ہیں اور بعض لوگوں کی باتیں فساد۔ بعض لوگوں کی باتیں علم پھیلاتی ہیں اور بعض لوگوں کی باتیں جہالت۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ بچپن ہی سے زبان کا صحیح استعمال سیکھا جائے۔

○ عزیزہ شاذیہ یونس ناصر آباد ربوہ نے ایک مضمون "مقصد کسے کہتے ہیں" ارسال کیا ہے جس میں وہ کہتی ہیں کہ حصول مقصد سے پہلے مقصد مقرر کر لینا چاہیئے تا کہ انسان اس کے مطابق کوشش کرے اور مقصد کے حصول کے لئے دعا کی اہمیت کا بھی وہ ذکر کرتی ہیں۔ دعاؤں کے دوران اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی بہت برکت کا باعث ہوتا ہے۔

عزیزہ شاذیہ نے اپنے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ سب قارئین سے گذارش ہے کہ وہ تمام احمدی بچوں کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔

○ عزیزہ قیصرہ روبی نے لکھا ہے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو۔ صبر کی تلخی۔ علم کی شیرینی اور عمل کی سختی دل کی بیماری کا علاج ہے۔ سچ کبھی جھوٹ سے شکست نہیں کھاتا۔

○ عزیزہ بشریٰ نذیر نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کالم کو ہمیشہ جاری رکھے اس سے ہمیں دعائیں بھی ملتی ہیں اور علم کی غذا بھی۔

امید ہے آپ ہمیں خط لکھتے رہیں گے۔ بچوں کے کالم کے لئے خط لکھنے میں جو وقت آپ صرف کریں گے وہ آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ اچھا خدا حافظ

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

کی ایسی کوشش نہیں کی جاتی جتنی بادشاہ یا امیر کے گرفتار کرنے یا مارنے کی کوشش کی جاتی ہے کیونکہ اس کے مارنے یا قید کر لینے سے فیصلہ ہی ہو جاتا ہے۔ دوسرے سپاہی اگر مارا جائے تو چنداں نقصان نہیں۔ بادشاہ کی موت ملک کی تباہی کا باعث ہوتی ہے۔ پس باوجود ایک بادشاہ کی حیثیت رکھنے کے آپ کا اس وقت دشمن کی تلاش میں جانا ایک ایسا ممتاز فعل ہے جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان دارالقضاء

(مکرم شفیع محمد بگھیلو صاحب ترکہ مکرم غلام رسول صاحب)

مکرم شفیع محمد بگھیلو صاحب کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز سندھ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم غلام رسول صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کی امانت تحریک جدید کھاتہ ع ۱۲۷-۹ میں مبلغ -/۱۱۵۰۰ روپے جمع ہیں۔ ورثاء نے یہ رقم مکرم انور ندیم علوی صاحب آف نواب شاہ کے ذریعہ انہیں ادا کئے جانے کی درخواست کی ہے ورثاء کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مکرم شفیع محمد صاحب — پسر
۲۔ مکرم خلیل احمد صاحب — ،،
۳۔ مکرم محمد لقمان صاحب — ،،
۴۔ مکرم غلام مرتضیٰ صاحب — ،،
۵۔ مکرمہ نور جہاں صاحبہ — دختر
۶۔ مکرمہ گل بشیراں صاحبہ — ،،

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر اعتراض ہو تو دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بازیافتہ گھڑی

محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی کے گھر کے پاس سے ایک عدد گھڑی ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو وہ اسد رضوان احمد صاحب ۱۷/۵۶ دارالعلوم وسطی سے رابطہ قائم کریں۔

پتہ درکار ہے

محترمہ سلمیٰ باجوہ صاحبہ بنت نذیر احمد صاحب باجوہ وصیت نمبر ۱۹۶۹۴ نے گوجرانوالہ سے وصیت کی۔ بعد شادی سیالکوٹ چلی گئیں۔ ان کا سیالکوٹ کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہے۔ چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ۔ اور یہاں سے نقل مکانی کر کے لاہور چلی گئی تھیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو موجودہ ایڈریس سے نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست ہے کہ تمام مریضوں، ضرورت مندوں اور طلباء اور طالبات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۸۴ میں

عابدہ ریاض زوجہ ریاض احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۲/۷ رچنا ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ایک تولہ۔ (۲) حق مہر پانچ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عابدہ ریاض ۹۲/۷ رچنا ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اسماعیل اسلم وصیت نمبر ۷۴۴۶ گواہ شد نمبر ۲۔ طاہر احمد بشیر شاہد ولد مولوی محمد اسماعیل اسلم ۲۱/۸ دارالیمن ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۸۵ میں

ربیعہ نجم بنت اقبال احمد نجم مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۸ علامہ اقبال پارک شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۳-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) گھڑی مالیتی -/۸۰۰ روپے۔ (۲) لاکٹ طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۳۴۰۰ روپے۔ (۳) جوڑی بالیاں وزنی ۴ ماشہ مالیتی -/۱۱۳۳ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ربیعہ نجم ۱۸ علامہ اقبال پارک شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک مبشر منظور ۱۸۔ اقبال پارک شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ افضال احمد رؤف مربی سلسلہ شیخوپورہ۔

بقیہ: صدا سے آگے

سمجھا کہ یہ شیطانی خیالات ہیں اور باقاعدہ ابلیس کی منظم کوشش ہے۔ کیونکہ ابلیس ہمیشہ یہی پیغام دیتا ہے کہ میں تو تمہارا ہمدرد اور تمہیں نصیحت کرنے والا ہوں پس باوجود اس کے کہ قرآن کریم نے ان خطرناک بیرونی حملوں کی سازش کو ہر پہلو سے بے نقاب کر رکھا ہے پھر بھی کچھ لوگ ان کا شکار ہوتے ہی رہتے ہیں۔ جو نکتہ میں آج آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دجل کے ساتھ بیرونی حملہ درحقیقت انہی لوگوں پر کارگر ثابت ہوتا ہے جو پہلے ہی اندرونی بیماریوں کا شکار ہوں۔ اس لئے مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ اپنے ماحول کو صحتمند رکھیں اور اپنے بیماروں کی فکر کریں۔ بہت سی بیماریاں جو فتنوں کو دعوت دیتی ہیں اور ابلیسیت کی نشوونما کے لئے زمین مہیا کرتی ہیں ایسی نہیں کہ ایک (صاحب ایمان) کی فراست کی نظر سے مخفی رہ سکیں۔ اس لئے اگر تمام مجالس خدام الاحمدیہ اپنے کمزوروں اور بیماروں پر نگاہ رکھیں اور ان سے رابطہ مضبوط رکھیں۔ ان سے ہمدردی اور محبت اور پیار کا سلوک کریں۔ ان کے غلط خیالات کو سختی اور نفرت سے رد کرنے کی بجائے گہری دلی ہمدردی سے ان کے دل و دماغ کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔ ان کی ضرورت کے وقت ان کے مددگار ہوں اور حتی المقدور کوشش کریں کہ وہ کسی احساس محرومی کا شکار نہ رہیں اور سب سے بڑھ کر باقاعدہ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں کہ اس مشکل کام میں ان کی نصرت فرمائے اور ان کو طاقت اور ہمت اور صلاحیت عطا فرمائے کہ ابلیسیت کے ہر حملہ کو کلیۃً ناکام اور نامراد بنا سکیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو بگاڑنے کے تمام منصوبے بے ثمر اور بے مراد رہیں گے۔ ہر شخص کی روحانی صحت کو برقرار رکھنے اور اس کی صلاحیتوں کو ترقی دینے کے لئے جتنی بھی آپ تدبیریں کریں اگر دعا کا سہارا ساتھ نہ ہو تو وہ تدبیریں بے ثمر رہیں گی۔

اس لئے ہر عہدیدار اور ہر مربی کو دعاگو بننا پڑے گا اور رفتہ رفتہ تمام خدام میں دعا کی لگن پیدا کرنی ہوگی تاکہ ہر شخص براہ راست اللہ تعالیٰ سے تعلق باندھ کر اس کی حفاظت میں آجائے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ان باتوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور جہاں تک آپ کو توفیق ہے ان پر عزم صمیم کے ساتھ اور مستقل مزاجی کے ساتھ عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

آخر پر اس دعا کی تحریک کے ساتھ اس پیغام کو ختم کرتا ہوں کہ رب تجلی کی دعا بہت کیا کریں تاکہ اس قوم اور وطن کے سارے اندھیرے دور ہو جائیں اور جن اندھیروں نے جماعت کے سفر کو مشکل بنا رکھا ہے وہ بھی اس طرح زائل اور کافور ہو جائیں جس طرح قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ (حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل تو ہے ہی بھاگ جانے والا)

آپ کا محبّ خاکسار
(دستخط) مرزا طاہر احمد
امام جماعت احمدیہ

جدید فیشن کے ساتھ
روایتی زیورات
شریف جیولرز
ش
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان ۶۴۹ : رہائش ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ چیف الیکشن کمشنر نے ۱۹۹۰ء کے عام انتخابات کی رپورٹ وزیر اعظم کو پیش کر دی ہے۔ وزیر اعظم نے ۱۹۹۰ء کے عام انتخابات کے سلسلے میں الیکشن کمیشن کی کارکردگی کی تعریف کی ہے۔

○ آل پارٹیز کانفرنس نے اپنے طویل اجلاس میں صدر سے ملاقات نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کانفرنس کا اجلاس منگل کے روز نوابزادہ نصر اللہ خاں کی صدارت میں ہوا اس میں پیپلز پارٹی کے نمائندے بھی موجود تھے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ کوآپریٹوز کے بارے میں عدالتی کمیشن کا فیصلہ آنے پر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عدالتی کمیشن کا فیصلہ آنے کے بعد آئی جے آئی کی پارلیمانی پارٹی جھوٹے الزامات لگانے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے بارے میں فیصلہ کرے گی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ باد مخالف ہمیں اونچا اڑانے کے لئے چل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پوری یکسوئی اور ہمت کے ساتھ چل رہے ہیں ہمارے دل گواہی دیتے ہیں کہ کامیابی ہماری ہو گی۔

○ پنجاب کے قائد حزب اختلاف رانا اکرام ربانی نے کہا ہے کہ بنگلہ دیش میں محصور پاکستانیوں کو پنجاب میں آباد کرنے کا فیصلہ ناقابل عمل ہے۔

○ حکومت کو فروخت ہونے والے سرکاری یونٹوں کے ملازمین نے رٹ دائر کر دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ یونٹ کسی سرمایہ کار کو فروخت کرنے کی بجائے ملازمین کو فروخت کئے جائیں اس رٹ سے نج کاری کا عمل جام ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر چوہدری شجاعت سینٹ میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں تقریر کا کیسٹ سنوائیں گے۔

○ لندن میں پیر پگاڑا، جام صادق اور الطاف حسین کے درمیان ملاقات ہوئی ہے۔ خیال ہے کہ جام صادق ۱۹ نومبر کو واپس پہنچیں گے۔

○ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ اسلام آباد کا سیاسی موسم تبدیل نہیں ہو رہا۔

○ ہائی کورٹ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گوجرانوالہ سے اس امر کی وضاحت طلب کر لی ہے کہ ایک خطرناک مجرم کو پناہ دینے پر صوبائی وزیر کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی گئی۔

○ اپوزیشن پی ڈی اے ۱۷ نومبر کو لاہور میں حکومت کے خلاف احتجاجی جلوس نکالے گی۔

○ وزیر اعظم نے مولانا سمیع الحق کی کردار کشی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت کر دی ہے۔

○ وفاقی وزیر شیخ رشید نے کہا ہے کہ امریکہ تو کیا، اس کا باپ بھی نواز شریف حکومت کو ختم نہیں کرا سکتا۔

○ پاکستان نے کشمیر کے مسئلے پر مصالحت کے لئے ایران کی پیشکش قبول کر لی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئے دن عدالتیں قائم ہو رہی ہیں لیکن انصاف کی بجائے ظلم بڑھ رہا ہے۔

○ بلوچستان اسمبلی میں اقلیتی رکن اسمبلی مسٹر ارجن داس کے خلاف تحریک استحقاق منظور کر لی گئی ہے ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ایک صوبائی وزیر کو حکومت میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی مسٹر ارجن داس نے اس کی تردید کی ہے۔ ارکان اسمبلی نے اس پر سخت غیض و غضب کا مظاہرہ کیا ہے۔ سپیکر نے کہا ہے کہ وہ الیکشن کمیشن کو اقلیتی رکن کی رکنیت ختم کرنے کا ریفرنس بھجوائیں گے۔

○ وفاقی وزیر قانون نے کہا ہے کہ گذشتہ برس ۴ کروڑ ۳۲ لاکھ روپے کے قرضے معاف کئے گئے۔

○ قابل اعتماد ذرائع نے بتایا ہے کہ تخریب کاروں کے ۲۷ گروپوں کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔ جن کے ۲۵۰ ملزمان بھی گرفتار ہو گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ جھوٹے الزامات لگانے والوں کو سزا دینے کے لئے قانون سازی کی جا رہی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کے خلاف ۱۳ نومبر سے مکمل ہڑتال کی جا رہی ہے۔ یہ ہڑتال جو میر واعظ مولوی عمر فاروق کی اپیل پر کی جا رہی ہے تین دن جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس ہڑتال کا مقصد دنیا بھر کو بھارتی فوجیوں کے ان مظالم سے آگاہ کرنا ہے جو وہ کشمیریوں کو کچلنے کے لئے کر رہا ہے۔

○ سری نگر کپواڑہ اور بعض دیگر علاقوں میں بھارتی فوج سے کشمیری حریت پسندوں کی جھڑپوں میں ۱۴ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ بھارتی فوجیوں نے اردو زبان میں شائع ہونے والے ۴ اخبارات کے دفاتر پر چھاپے مار کر ان کی اشاعت روک دی اور شائع شدہ اخبارات اپنے قبضے میں لے لئے۔

○ سری لنکا کے صدر پریما داسا نے کہا ہے کہ سارک سربراہی کانفرنس اس لئے ناکام رہی کہ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نرسیما راؤ نے اس وجہ سے کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا تھا کہ بھوٹان کے شاہ نے آخری وقت پر کانفرنس میں شریک ہونے سے معذرت کی تھی۔ بھارت کا اصرار تھا کہ جب تک تمام سربراہ شامل نہ ہوں یہ کانفرنس منعقد نہ کی جائے۔ صدر پریما داسا نے بتایا کہ بعد ازاں انہوں نے بھارتی وزیر اعظم کو خیر سگالی کے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی تھی جو انہوں نے قبول نہیں کی تاہم پاکستان بنگلہ دیش اور مالدیپ نے تعاون کیا۔

○ بھارتی پنجاب میں تشدد کے واقعات میں ۱۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ واقعات کپور تھلہ اور فیروز پور کے علاقوں میں ہوئے سکھوں نے ۸ مقامات پر حملے کئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک پولیس والا اور ۴ سکھ شامل ہیں۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ وہ جاپان کے ان جزائر کی واپسی کے لئے جن پر سوویت یونین نے قبضہ کر رکھا ہے۔ جاپان کی حمایت کرتے رہیں گے۔

○ روس کے صدر گورباچوف نے کہا ہے کہ ملک میں کمیونسٹ اب بھی تخریبی کام کر رہے ہیں۔

○ روسی مسلم جمہوریہ چیچن انگوشیا کے عوام نے ہنگامی حالت کے نفاذ کے لئے آنے والے سوویت دستوں کو پسپا کر دیا۔ جمہوریہ کے نو منتخب صدر دخارودان نے عام بھرتی کا اعلان کر دیا۔ صدر گورباچوف نے ہنگامی حالت کے نفاذ کے لئے بورس یلسن کے فیصلے کی مذمت کی ہے۔ رشین فیڈریشن کی پارلیمنٹ نے بھی ہنگامی حالت کے نفاذ کے لئے بورس یلسن کا حکم بھاری اکثریت سے نا منظور کر دیا۔ اس مسلم جمہوریہ کے بحران کا سبب گذشتہ ہفتے اس کا اعلان آزادی ہے۔

خارش ہر قسم گرمی، گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی، مالیخولیا، بواسیر، اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس -/200
SPERMATOZDA COURSE
عورتوں کیلئے کورس -/100
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/- اٹھرا کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

پتہ

شہرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم
○ اٹھرا ○ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۷۲۸۴۴/۷۶۴۹۶ - ۴۳۱، ربوہ فون ۶۰۶ - ۹۰۶ - ۲۵۱۲ - ۰
لاہور - اسلام آباد - قلعہ کالروالہ - ملتان - کراچی